السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نماز عصر کے بعد نوافل ادا کیے جاسکتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

"ان النبی صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ کان لَایَدَعُ رَکْعَتَینِ قَبلَ الفَجرِ، وَرَکْعَتَینِ بَعدَ العَصرِ"

(بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے دو رکعتیں اور عصر کے بعد دو رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے۔ (الصحیحہ: 292''

امام ابن ابی شیبہ رحمة اللہ علیہ نے اسلاف کی ایک جماعت کا عمل صحیح سند سے روایت کیا ہے کہ وہ عصر کے بعد دو رکعتیں ادا کیا کرتے تھے۔

ان میں ابوبردہ بن ابی موسیٰ رحمة اللہ علیہ، ابو الشعثاء رحمة اللہ علیہ، عمرو بن میمون رحمة اللہ علیہ، اسود بن یزید رحمة اللہ علیہ، ابو وائل رحمة اللہ علیہ، محمد بن المنتشر اور مسروق رحمة اللہ علیہ شامل ہیں۔

رہا سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس شخص کو مارنا جو یہ رکعتیں پڑھتا تھا تو یہ سد ذریعہ سے متعلق سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اجتہادی معاملہ تھا۔ جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ (2/25) کی ذکر کردہ دو روایات سے معلوم ہوتا ہے۔

ایک مصنف عبدالرزاق (2/432) مسند احمد (4/100) طبرانی (5/260) میں ہے۔ جسے علامہ ہیثمی رحمة اللہ علیہ نے المجموع "(2/223) میں حسن قرار دیا ہے۔"

دوسری مسند احمد (4/102) طبرانی کبیر (2/58) اور طبرانی اوسط (8848) میں ہے۔

اس کے بعد مجھے تیسری روایت جو ان دونوں سے مضبوط ہے مل گئی کہ:

شریح فرماتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت کے بابت سوال کیا؟ تو انھوں نے فرمایا

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر ادا کرکے دو رکعتیں ادا کیا کرتے تھے۔''

(میں نے کہا: سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اس نماز کے ادا کرنے پر مارتے تھے اور منع کیا کرتے تھے؟ (یہ کیوں؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (خود) ان دو رکعتوں کو ادا کرتے تھے اور وہ یہ جانتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انہیں ادا کیا ہے۔ لیکن قوم کے دیندار لوگ ناسمجھ ہیں وہ ظہر ادا کرکے پھر ظہر اور عصر کے مابین نماز پڑھتے ہیں اور عصر کی نماز ادا کرکے پھر عصر اور مغرب کے درمیان نماز پڑھتے ہیں۔ تو عمر نے ان کو مارا اور اس نے اچھا کیا۔ یہ روایت ابوالعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مسند سراج "ق (146/1) میں ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس کی سند صحیح ہے۔ پہلے والے دونوں آثار کے لیے قوی شاہد ہے اور نص صریح ہے اور ان دو رکعتوں سے منع کرنا یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی مرضی سے نہ تھا کہ جس طرح بہت سارے لوگوں کو یہ وہم ہوا ہے بلکہ یہ ان کے مستقل جاری رکھنے کی وجہ سے نماز کے بعد یا مکروہ وقت تک لیٹ کرنے کی وجہ سے منع کیا ہے۔ مکروہ وقت سے مراد سورج کا زرد ہونا اور منع والی احادیث سے یہ وقت مراد ہے کہ جس میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے اور اس وقت میں نماز پڑھنے سے متعلق یہ بیان پہلے دو حدیثوں کے تحت گزر چکا ہے۔

جو بات پہلے گزری ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھنا سنت ہے کہ جب ان کے ساتھ عصر کی نماز بھی پڑھی جائے۔ سورج کے زرد ہونے سے پہلے پہلے اور بے شک عمر کا مارنا ان رکعتوں کے پڑھنے پر یہ ان کا اجتہاد تھا کہ جس کی بعض صحابہ نے موافقت کی اور بعض نے مخالفت کی اور ان میں سے سر فہرست ام المؤمنین ہیں۔ دونوں فریقوں کی موافقت کرنے والے ہیں۔ تو لہٰذا سنت کی طرف رجوع کرنا واجب ہے اور یہ سنت ام المؤمنین کی روایت سے صحیح ثابت ہے۔ عموم کے علاوہ کوئی حدیث ان کے معارض نہیں ہے اور عموم کے لحاظ سے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیثیں ہیں کہ جن کی طرف ابھی ابھی اشارہ کیا ہے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بھی موقف تھا جس طرح کہ بخاری (589)" میں روایت ہے۔

فرماتے ہیں میں نماز پڑھتا ہوں کہ جس طرح میرے دوسرے ساتھی نماز پڑھتے ہیں کسی کو نہیں روکتا۔ چاہے رات کو پڑھے یا دن میں پڑھے۔ جتنی چاہے علاوہ اس کے کہ طلوع شمس اور غروب شمس کا لحاظ رکھے۔

ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہ موقف ہے۔ صحیح سند کے ساتھ "مصنف عبدالرزاق (2/433) میں ابن طاؤس عن ابیہ کی سند کے ساتھ مروی ہے کہ بے شک ابوایوب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت سے پہلے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ جب حضرت عمر خلیفہ بنے تو انھوں نے چھوڑ دیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہوگئے پھر ابوایوب یہ دو رکعتیں پڑھنے لگ گئے تو ان سے پوچھا گیا کہ یہ تم کیا کرتے ہو؟ فرمانے لگے کہ عمران دونوں رکعتوں کے پڑھنے پر لوگوں کو مارتا ہے۔ ابن طاؤس فرماتے ہیں کہ میرے والد ان دو رکعتوں کو نہیں چھوڑتے تھے یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہم اہل سنت کو یہ بات یاد کروائیں کہ سنتوں کو زندہ کرنا چاہیے اور بدعات کی بیخ کنی کرنی چاہیے۔ تو جب بھی عصر کی نماز اس مشروع وقت میں پڑھیں تو یہ دو رکعتیں بھی پڑھیں تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے ہم مصداق بن سکیں۔[1]

(مَنۡ سَنَّ فِي الإِسۡلامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجۡرُهَا" (نظم الفرائد: 1/404-402"

---

[1] عصر کے بعد دو رکعت یا کوئی بھی نماز پڑھنا ایک مختلف غیر مسئلہ ہے۔ راقم کو بھی اس مسئلہ میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ سے اتفاق ہے۔ اس مسئلہ کے بارے میں علامہ ابن حزم نے المحلی میں بڑی تفصیلی بحث کی ہے۔ جس میں فریقین کے دلائل ذکر کرکے اسی موقف کو راجح قرار دیا ہے۔ (راشد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

نماز کا بیان صفحہ: 193

محدث فتویٰ